REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

REGD. NO. P/GDP 3.

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۳۰

شمارہ ۳۲

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۵ شوال ۱۴۰۱ھ | ۶ ظہور ۱۳۶۰ ہش | ۶ اگست ۱۹۸۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۳ ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۸۱ء کو بخیر و عافیت اسلام آباد سے ربوہ تشریف لے آئے۔ حضور کی صحت کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۷ جولائی ۱۹۸۱ء کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۳ ظہور (اگست)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ البتہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے بائیں گھٹنے پر بدستور آرتھرائٹس کی تکلیف چلی آرہی ہے۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

"سائنس کی رفتار کا ساتھ نہ دیا تو اپنے فرائض سے پہلو تہی ہوگی"

دنیا کا تقاضا ہے کہ ایک ہی مذہب ہو جائے اور یہ مذہب اسلام ہی ہو سکتا ہے

جرمنی مشن میں ٹیلیکس کی تنصیب کے موقع پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اگر ہم نے سائنسی ترقی کی رفتار کا ساتھ نہ دیا تو ہم اپنے فرائض سے پہلو تہی کرنے والے ہوں گے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد نہیں۔ اور یہ بات صرف اسلام ہی نے ہمیں بتائی ہے۔

حضور انور نے ان گراں قدر خیالات کا اظہار اس پیغام میں کیا ہے جو جرمنی مشن میں ٹیلیکس کی تنصیب کے موقع پر بھیجا گیا ہے۔ اس مشن میں ٹیلیکس کی تنصیب کے بعد یہ پہلا پیغام تھا جو اس ٹیلیکس مشین پر وصول کیا گیا ہے۔ حضور انور نے ٹیلیکس مشین کی تنصیب پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ حضور انور کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:-

"مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ آپ کے مشن میں ٹیلیکس نصب کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو مختلف ممالک کے احمدیوں کو آپس میں قریب تر کرنے کا موجب بنائے آمین۔

اسلام میں دیگر مذاہب کے مقابلے میں سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد نہیں۔ اگر ایک خدا کے الفاظ ہیں تو دوسری چیز اس کے افعال ہیں۔ اور ان میں آپس میں کوئی تضاد نہیں۔ نئی نئی سائنسی اور تکنیکی ایجادات کے نتیجہ میں دنیا ایک ملت بنتی جا رہی ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ اس کو ایک ہی مذہب کی برکات ملیں۔ اور ساری انسانیت کے لئے ایک ہی طریقِ زندگی میسر آئے اور ہمارا اعتقاد ہے کہ یہ صرف اسلام ہی دے سکتا ہے۔

اگر ہم نے سائنسی ترقی کی رفتار کا ساتھ نہ دیا تو ہم اپنے فرائض سے پہلو تہی کرنے کے مجرم ہوں گے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی پوری توانائیاں خدا تعالیٰ کے ان مظاہر کو سمجھنے میں صرف کر دیں جو کہ قدرت کی شکل میں ہر طرف بکھرے پڑے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی پوری کوششیں امن اور پیار کے پیغام یعنی اسلام کی دنیا بھر میں تبلیغ و اشاعت میں صرف کر دیں۔ کیونکہ آج کی تھکی ماندی دنیا کے لئے بچاؤ کا صرف یہی ایک راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کوششوں میں برکات ڈالے ہمیں توفیق اور ہمت دے کہ ہم اس کے راستے پر چلنے کے لئے تمام قربانیاں دینے والے ہوں۔ آمین"

(بشکریہ الفضل مجریہ ۱۸ جولائی ۱۹۸۱ء)

ہفت روزہ بدر قادیان!

ہفت روزہ بدر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی روحانی مرکز سے شائع ہونے والا واحد تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان ہے۔ جو عرصہ قریباً تیس سال سے مرکز احمدیت اور افرادِ جماعت کے درمیان ایک مستقل اور مضبوط رابطہ کا کام دے رہا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ:-

★ — زیادہ سے زیادہ مستقل خریدار مہیا کر کے اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے!

★ — اپنی بیش قیمت علمی اور تحقیقی نگارشات اور قیمتی مشوروں سے اس کی افادیت میں اضافہ کیجئے!!

★ — اجتماعی اور انفرادی خوشیوں کے مواقع پر گراں قدر عطیات اور مفید مقصد مستقل نوعیت کے کاروباری اشتہارات کے ذریعہ اس کی مالی اعانت کیجئے — اور —

★ — زیر تبلیغ احباب اور اپنے حلقۂ اثر میں اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کیجئے!!

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں، وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مکرم صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

قادیان میں دُعائے ختم القرآن اور عید الفطر کی پُر مسرت تقاریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمازِ عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا!

قادیان ۲ ظہور (اگست) ماہ رمضان المبارک اپنی تمام تر رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ آیا اور مومنین کے دلوں کو اپنے نور سے منور کر کے، اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کر کے گزر گیا۔ مقامی طور پر اس سال شدید گرمی کے باعث بعد نمازِ عصر (چار بجے تا ۶½ بجے تک) مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کی تلاوت، اس کا ترجمہ اور وقت کی گنجائش کے مطابق مختصر تفسیر کے ساتھ قرآن کریم کے درس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس کے لئے اس سال سات علماء نے باری باری اس روحانی پروگرام میں حصہ لیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم کے اپنی باری کے چار یوم مکمل کر لینے کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے آخری چار یوم درس قرآن مجید دیا۔

دُعائے ختم القرآن

مورخہ یکم اگست کو حسب پروگرام مکرم مولوی کریم الدین صاحب شاہد نے آخری حصہ قرآن کریم درس دے کر یہ دَور مکمل کر دیا۔ درس کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے سب سے پہلے اُن مخلصین کے نام پڑھ کر سُنائے جنہوں نے فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز سلسلہ قادیان میں بھجوائی تھیں۔ نیز جن دوستوں نے ٹیلیگرام اور خطوط کے ذریعہ اس ماہ میں دُعا کے لئے درخواست کی تھی اُن کے نام بھی پڑھ کر سُنائے اور سب کے لئے دُعا کی تحریک فرمائی۔ اِسی طرح بعض مقامی بیماروں کی شفائے کاملہ کے لئے بھی دُعا کی تحریک فرمائی۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ صرف قرآن کریم کو پڑھ لینا اور سُن لینا ہی کافی نہیں جب تک کہ اس کی تعلیمات پر عمل صحیح رنگ میں نہ کیا جائے۔ اس کے بعد آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحت وسلامتی کے لئے۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ جن کے بائیں گھٹنے میں کافی عرصہ سے آرتھرائٹس کی تکلیف چلی آرہی ہے۔ ان میں مکمل افاقہ، صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا ہونے اور پہلے سے زیادہ خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق ملنے کے لئے دُعا کی تحریک فرمائی۔

محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اس موقعہ پر تمام مبلغین کرام اور سلسلہ کے کارکنوں کے لئے بھی دُعا کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے علم اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ ان کو نیک نمونہ پیش کرنے کی توفیق ملے۔ تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ سلسلہ کے مفید وجود بن سکیں اور سعید رُوحیں ان کے ذریعہ حلقہ بگوشِ احمدیت ہوں۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے برادرِ نسبتی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد محترم سید احمد صاحب ناصر سلمہ اللہ تعالیٰ کے لئے خصوصی دُعا کی تحریک فرمائی۔ کیونکہ وہ کافی عرصہ سے علیل چلے آرہے ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دُعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری سب دُعاؤں کو بپایۂ قبولیت بخشے۔ آمین۔

نمازِ عید الفطر

اس روز دن میں مطلع ابر آلود تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغرب کے وقت مطلع صاف ہو گیا۔ اور ماہِ شوال کا چاند قادیان میں بسہولت دیکھ لیا گیا۔ اور تمام ماحول پر عید سعید کی خوشیاں چھا گئیں۔ نمازِ عید کا دوگانہ ادا کرنے کے لئے مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں انتظام کیا گیا تھا جبکہ مستورات کے لئے مسجد مبارک اور دالان حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا میں انتظام کیا گیا۔ اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ مسجد اقصیٰ سے مسجد مبارک تک نمازِ عید اور خطبۂ عید کی آواز پہنچانے کا بہتر انتظام کیا گیا۔ چنانچہ آج (۲ اگست) صبح نو بجکر دس منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پہلے مسنون طریق پر نمازِ عید کا دوگانہ پڑھایا۔ اس کے بعد آپ نے خطبۂ عید میں فرمایا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے اذن سے اسلام میں دو عیدیں جاری فرمائیں۔ ایک عید عید الفطر ہے جو روزوں کی صورت میں ایک ماہ کی عملی ریاضت کے بعد آتی ہے۔ اور دوسری عید عید الاضحیہ ہے۔ جو حج بیت اللہ شریف کے بعد آتی ہے۔ ان دونوں عیدوں میں بہت سے مصالح اور حکمتیں پائی جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ عید بار بار آنے والی چیز کو کہتے ہیں۔ اور انسان بار بار اُسی چیز کو پسند کرتا ہے جو راحت اور خوشی پہنچانے والی ہو، خیر و برکت والی ہو۔ نہ کہ نقصان اور تکلیف پہنچانے والی ہو۔ اور چونکہ یہ عید رمضان کے بعد آتی ہے۔ لہذا اس کا نام عید الفطر رکھا گیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ روزہ میں انسان اپنی پسندیدہ چیزوں کو ایک بڑے مقصد کے لئے چھوڑ دیتا اور خدا کے حضور ایک قربانی پیش کرتا ہے۔ یہ بڑا مقصد خدا تعالیٰ کا پیار اور اس کی معرفت حاصل کرنا ہے۔ جس طرح ایک بچہ محنت کر کے امتحان دیتا ہے اور کامیاب ہونے پر خوشی مناتا ہے اُسی طرح رمضان کے روزوں کو اُن کی شرائط کے ساتھ ادا کرنے والا، خدا تعالیٰ کا تقویٰ اور اس کی رضا حاصل کرنے والا اس روز خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ کہ اُس نے محض اپنے فضل ورحم سے ایک ماہ کی ریاضت ومشقت کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شکرانہ کو ادا کرنے کا طریق بھی یہی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ کھڑے ہو کر اس کی کبریائی بیان کرو۔ اور رضائے الٰہی کی خاطر خوشی مناؤ۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی بعثتِ ثانیہ کے ذکر میں اس حدیث کا ذکر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری اُمت کی حالت بارش کی طرح ہے کہ پتہ نہیں اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا اس کا آخری حصہ بہتر ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود باجود میں آپ کی بعثتِ ثانیہ ہو چکی ہے۔ اور اس بابرکت دور میں اسلام کا دیگر ادیانِ باطلہ پر غلبہ مقدر ہے۔ اور جس طرح بعثتِ اولیٰ میں اسلام کی خاطر بے انتہا قربانیاں پیش کرنے والے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام واحمدیت کی خاطر قربانیاں پیش کرنے والے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے افراد عطا فرمائے جو خدا تعالیٰ کی توحید، اسلام کی برتری، اشاعت وتعلیم قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو حرزِ جان بنائے ہوئے خدماتِ دینیہ بجالاتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ چند قربانی کرنے والے افراد کی قربانی ایک عرصہ تک رنگ لاتی رہتی ہے۔ اور بعد میں آنے والے اُس سے فائدہ اُٹھاتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وہ واقعہ بیان فرمایا

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

عید سعید کے مبارک موقعہ پر محترم امیر صاحب مقامی کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تہنیتِ عید پر مشتمل برقی پیغام

قادیان ۲ ظہور (اگست) عید الفطر کے مبارک ومسعود موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی اور آپ کے توسط سے درویشانِ کرام اور جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے نام تہنیتِ عید پر مشتمل جو برقی پیغام ارسال فرمایا ہے اس کا اردو ترجمہ قارئین حضرات کے افادہ اور ازدیادِ ایمان کی غرض سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔
(ایڈیٹر بدر)

حضور انور فرماتے ہیں:-

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔ میری طرف سے جملہ افرادِ جماعت احمدیہ کو مہربانی کر کے "عید مبارک" پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ جملہ افرادِ جماعت احمدیہ کو اپنے فضل اور رحم سے نوازے۔ اپنا سب کچھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں قربان کرنے کی طاقت بخشے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہمیں اپنی تمام مساعی تبلیغِ اسلام کی راہ میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری ان مساعی کو کامیابی سے سرفراز فرمائے"

خلیفۃ المسیح

سپین میں مسلمانوں نے اپنے دورِ اقتدار میں دعا، تدبیر اور عجز کے نتیجہ میں عجیب روحانی و مادی کارنامے انجام دیئے

سفرِ یورپ کے دوران سپین میں اسلام کی زبوں حالی پر میرے دل میں اتنا کرب پیدا ہوا کہ ساری رات خدا کے حضور دعا کرتا رہا

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کے نتیجہ میں ایسا انقلاب پیدا کیا کہ دس سال بعد ہی ہمیں مسجد کی خاطر وہاں زمین خریدنے کی توفیق مل گئی

ان انعاماتِ الٰہیہ کو دیکھ کر جو بارش کی طرح برستے ہیں ہمارے ایمان کو بہت تقویت حاصل ہوئی ہے !!

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۸۰ء کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر جو افتتاحی خطاب فرمایا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

۲۶ جون کو میں ربوہ سے سفر پر روانہ ہوا تھا اور ۲۶ اکتوبر کو واپسی ہوئی۔ جہاں تک ربوہ سے جانے واپس آنے کا سوال ہے پورے چار ماہ ہو گئے۔ ان چار ماہ میں تین براعظموں میں زمانہ کی آنکھ نے جو دیکھا وہ تو ایک لمبی داستان ہے۔ آہستہ آہستہ بیان کروں گا۔ یہاں آتے ہی ابھی کوفت دور نہیں ہوئی تھی کہ نئی ذمہ داریاں آ گئیں۔ آج جمعہ، پھر انصار اللہ کا اجتماع، پھر چند دن کے بعد ایک جمعہ اور خدام الاحمدیہ کا اجتماع۔ یہ کام ۳۱ اکتوبر سے ۹ نومبر تک رہیں گے۔ پھر سلسلہ دوسری نوعیت کے کام کا شروع ہو جائے گا۔ اس کے بعد شاید کچھ آرام کا بھی موقع ملے۔ اگر نہ ملے تو بھی حرج نہیں۔ کیونکہ جب تک میں کام میں لگا رہتا ہوں مجھے کوفت کا احساس نہیں ہوتا۔ جب کام کم ہو جاتا ہے اُس وقت تکان اپنا سر اُٹھاتی ہے۔

یہ جو کچھ ہو گیا ان چار مہینوں میں اس کا ایک پس منظر بھی ہے۔ پس منظر جمعہ کے خطبہ میں میں نے بتایا تحریک جدید کا۔ کیونکہ اسی تسلسل میں اس زمانہ میں ہم داخل ہوئے۔ اور اس میں سے گزرے۔ مختلف

واقعات کا ایک اور سلسلہ

ہے۔ اس وقت میں اُن کے متعلق کچھ بتاؤں گا۔ اور پھر انصار اللہ کی جو ذمہ داریاں ہیں چند ایک کا اُن میں سے ذکر کروں گا۔

سپین میں ۱۹۷۰ء میں بھی میں گیا۔ میڈرڈ گئے۔ وہاں سے قرطبہ گئے۔ میڈرڈ کے قریب ایک قصبہ ہے طلیطلہ۔ کچھ عرصہ طلیطلہ مسلمان حکومت کا دارالخلافہ بھی رہا۔ یہ قریباً ستر میل کے فاصلہ پر ہے میڈرڈ سے۔ (صحیح فاصلہ اس وقت ذہن میں نہیں کم و بیش اتنا فاصلہ ہے) قرطبہ بہت بڑا شہر ہے۔ اُس وقت بھی تھا۔ بہت بڑے شہروں میں سے تھا۔ آبادی اتنی نہیں تھی۔ دارالحکومت تھا اسلامی حکومت کا۔ کہتے ہیں چھ سو مساجد اس شہر میں تھیں۔ اور ایک وہ مسجد بھی جو دنیا میں سب سے بڑی مسجد ہے جس مسجد کے مسقف حصے میں چالیس ہزار نمازی نماز پڑھ سکتا ہے۔ اتنی بڑی مسجد ہے اور یہ مسجد آباد تھی دن کے اوقات میں بھی اور رات کے اوقات میں بھی۔ اور ایک ایک رات میں کوئی تیس چالیس من تیل اس مسجد میں روشنی کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ نیز اس شہر کے گرد و نواح میں کئی ہزار مساجد تھیں۔

پھر غرناطہ گئے۔ وہاں عجائباتِ روحانی و مادی کا ایک شاندار مجموعہ ہے۔ ایک محل ہے وہاں جو بہت سے معجزات اپنے اندر رکھتا ہے۔ عقل اور مہارت جو اللہ تعالیٰ سے، اُسی کے حضور جھک کے اور اس سے دعاؤں کے ذریعہ سے مسلمانوں نے حاصل کی۔ اس کے نقوش ہی نہیں بلکہ حقیقتیں بھی ان جگہوں پر جو پانچ سو سال سے کھنڈر کی شکل میں پڑی ہوئی ہیں۔ آج بھی نظر آتی ہیں۔ جو گائیڈ (GUIDE) ہم نے لیا وہ کہنے لگا یہاں

سب سے بڑا معجزہ

پانی ہے۔ اس پہاڑی پر پانی نہیں تھا۔ جب مسلمان بادشاہ نے اپنے سب سے بڑے انجینئر سے یہ کہا کہ میں یہاں محل بنوانا چاہتا ہوں تو ساتھ یہ بھی کہا کہ یہاں پانی کی ضرورت ہے۔ اس کا بھی انتظام کرو۔ پانی کا کوئی چھوٹا سا چشمہ بھی نہیں تھا۔ اور پہاڑ کی چوٹی اتنی اونچی نہیں کہ جہاں ہر وقت برف رہے۔ اور برف کا پانی چشموں کی صورت میں میسر ہو۔ اس پہاڑی کے ایک طرف وادی کے اُس پار اور پہاڑیاں اُٹھتی ہیں جو بہت بلند ہیں۔ جو قریباً سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ برف جب پہاڑیوں پر ہو تو پگھلتی بھی ہے اور پانی زمین جذب کرتی ہے۔ پھر وہ زمین دوز نالیوں میں بیس میل دور پچاس میل دور سینکڑوں میل دور چشمے کی شکل میں باہر نکل آتا ہے۔ کبھی میدانوں میں وہ چشمے بہہ نکلتے ہیں۔ پہاڑیوں پر نکلتے ہیں۔ اور آبشاریں بن جاتی ہیں۔ مختلف نظارے پہاڑوں پر ہمیں نظر آتے ہیں۔ آپ میں سے بہتوں نے بھی دیکھے ہوں گے۔ میں نے بھی دیکھے ہیں۔ بڑی اونچائیوں سے آبشاریں گرتی ہیں۔ میدانوں میں بھی چشمے نکلتے ہیں۔ انجینئرز نے ان برفانی پہاڑیوں کا پانی جو زمین دوز اور بڑے راجباہ کی شکل میں تھا اُس کو تلاش کیا اور زمین کے اندر ہی اندر (پانی اپنی سطح کو قائم رکھتا ہے) پہاڑی کی چوٹی پہ جہاں محل بنانا تھا لے جا کے اس کو باہر نکال لیا۔ اور وہاں ایک نہر جاری ہو گئی خدا تعالیٰ کے عین قانون کے مطابق۔ اور خدا تعالیٰ نے جو انسان کو طاقت عطا کی ہے اس کی عجیب شان نظر آئی۔

خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے

ظاہر ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کی صفات کے جلووں کے متعلق جو یہ کہا گیا کہ
سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

جَمِیْعًا مِّنْہُ (الجاثیہ آیت ۱۴)

عین اس کے مطابق زمین کے اندر خدا تعالیٰ نے انسان کی خدمت کے لئے جو پانی کو پیدا کیا تھا، انسانی عقل، خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا اور اپنی خداداد قوّت اور استعداد کے نتیجہ میں وہ زمین دوز پانی کو پہاڑ کی چوٹی پر لے آئے۔ آج کی مہذب ترقی یافتہ چاند پر اُترنے والی نسلِ انسانی ڈرتے مارے اس کو چھیڑتے نہیں یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا اُصول انہوں نے استعمال کیا۔ ڈر اس بات کا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اسے کھول دیں اور پھر اس کو بنا نہ سکیں۔ مسلمان کی یہ عظمت، مسلمان کی عاجزی اور اس کی دُعا اور اس کی تدبیر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے قائم کی۔ اُس محل کی تعریف یہ ہے کہ بادشاہِ وقت نے بڑے شوق سے بڑی دولت خرچ کر کے اسے تیار کروایا۔ کہتے ہیں تین ہزار سنگ تراش کئی سال کام کرتے رہے اس کو بنانے پر۔ اور فصیل اس کی ایک وسیع خطۂ ارض کو گھیرے ہوئے ہے۔ در و دیوار اور گنبدوں۔ محرابوں کو بہت خوبصورت سجایا گیا۔ جب بادشاہِ وقت اپنے درباریوں کے ساتھ گھوڑوں پر سوار ہو کر اس محل کی طرف روانہ ہوئے تو شیطان نے دل میں وسوسہ پیدا کیا اور

انانیت نے جوش مارا

"مَیں اتنا بڑا بادشاہ"۔ کئی ہزار ساری دُنیا سے آئے ہوئے ماہرینِ فن یہاں جمع ہوئے میری خاطر۔ "میری خاطر" انہوں نے اتنے سال کام کیا۔ اور اتنی عظیم چیز تیار ہو گئی۔ ساتویں عجوبہ سے بھی بڑھ کر ایک عجوبہ ایک چشمہ اندر ہی اندر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دیا۔ بغیر پھول اور پھل اور گھاس کے تو وہ لوگ رہ ہی نہیں سکتے تھے۔ ان کو قدرت کے مناظر بڑے پسندیدہ تھے۔ "مَیں" "مَیں" نے جوش مارا تو خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اُسے جھنجھوڑا یہ "مَیں" "مَیں" کیا لگائی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے خطبہ جُمعہ میں بتایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بھی نعمت تمہارے پاس ہے تمہارے شاملِ حال ہے وہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ تمہارے زورِ بازو سے یا تدبیر سے یا دولت سے نہیں ملی تمہیں۔ اس کو بھی جھنجھوڑا۔ وہ سخت پریشان ہوا۔ اور ابھی جب وہ دروازے سے، باہر ہی تھے۔ انہوں نے گھوڑے سے چھلانگ ماری اور زمین پر سجدہ کر دیا۔ اور کہنے لگے واپس چلو۔ میرے رہنے کے لئے نہیں یہ محل۔ اور انجینئرز سے کہا کہ سارے نقوش مٹاؤ۔ اور ان در و دیوار اور چھتوں پر صفاتِ باری لکھو۔ خوبصورتی کے لئے۔ اور "لَاغَالِبَ اِلَّا اللّٰہ" اس محل کے حُسن کا مرکزی نقطہ بناؤ۔ چاروں طرف دیوار پر یوں چل رہی ہے پٹی، لَاغَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ لَاغَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ لَاغَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ پھر اس میں بیضوی شکل میں اور گول شکلوں میں بھی اس کے علاوہ اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ۔ اَلْحُکْمُ لِلّٰہِ۔ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ۔ یہ ساری خوبصورتی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے لئے تھی۔ دیواریں بھی اپنی خاموشی سے

خدا کی حمد کے ترانے

گا رہی ہیں۔ پھر کئی سال مزید لگے۔ اور سنگ تراش نے سنگ میں سے یہ حروف اُبھارے ہیں دو دو تین تین سوت تراشا ہے سنگ کو۔ بعض حصّوں پر تو زمانے نے اثر کیا ہے۔ لیکن بعض حصّے ایسے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ کل لَاغَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ یہاں کندہ کیا گیا ہے اس پتھر پر۔ اس محل میں ایک گنبد ایسا ہے جس میں غارِ ثور میں جو مکڑی نے جالا بُنا تھا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کی حفاظت کے لئے۔ خدا تعالیٰ نے عظیم نشان دکھایا تھا کہ دُشمن سر پر آگیا ہے تو مکڑی کے ذریعہ سے وہ جالا بُن دیا۔ کبوتر آیا اُس نے گھونسلا بنا دیا۔ اس حقیقت کو ایک گنبد میں ظاہر کیا ہے نہایت ہی خوبصورت طریق پر۔ مکڑی کا جالا نہیں۔ لیکن پتھر کو کچھ اس طرح تراشا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مکڑی نے جالا بُن دیا۔ اور اس کے ساتھ کبوتر کے گھونسلے بنا دیئے۔ یہ پیار اسلام کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ربّ کے ساتھ۔ یہ شان وہاں نظر آئی۔ دِل بے چین ہو گیا۔ ۱۹۷۰ء کی بات مَیں کر رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ دُعا کی توفیق دیتا ہے۔ اتنی سخت بے چینی اور کرب پیدا ہوا کہ مَیں ساری رات

خدا کے حضور دُعا کرتا رہا

کہ خدایا! یا وہ شان تھی اور یا اس ملک میں ایک مسلمان بھی باقی نہیں رہا۔ اپنی غفلتوں کوتاہیوں اور گناہوں کے نتیجہ میں اور مَیں نے کہا اے خدا! رحم کر اس قوم پر، اسلام کی روشنی اور اسلام کا حُسن پھر انہیں دکھا اور اسلام کے جھنڈے تلے انہیں جمع کرنے کے سامان پیدا کر۔ صبح کی اذان کے وقت مجھے خدا تعالیٰ نے بڑے پیار سے یہ کہا

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ

جو لوگ خدا پر توکّل کرتے ہیں اُن کے لئے اللہ کافی ہے۔

(نعرے) وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ۔ خدا تعالیٰ بڑی طاقت والا ہے اور جو چاہتا ہے وہ کر دیتا ہے۔ کوئی اس کو روک تو نہیں سکتا نا۔

قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا

لیکن ہر چیز کے لئے اُس نے ایک وقت مقرر کیا ہے۔ ہوگا تو سہی یہ۔ یعنی تیری دُعا تو قبول کی جاتی ہے لیکن ہوگا اپنے وقت پر۔ مجھے تسلّی ہو گئی۔ ۱۹۷۰ء میں تعصب کا یہ حال تھا کہ طُلیطلہ جس کا ابھی مَیں نے ذکر کیا ہے وہاں ایک چھوٹی سی مسجد یہ جو ہمارا انصار اللہ کا ہال ہے اس سے بھی چھوٹی ٹوٹی پھوٹی ایک مسجد گرد و غبار سے اَٹی ہوئی۔ دروازے کھُلے۔ کوئی دیکھ بھال بھی اس کی نہیں ہو رہی تھی۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا ٹوٹا پھوٹا مکان۔ مَیں نے کرم الٰہی صاحب ظفر کو کہا کہ ایک درخواست دیتے ہیں حکومت کو کہ بیس سال کے لئے ہمیں یہاں نماز پڑھنے کی اجازت دے دیں۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ آپ مانگتے کیوں نہیں کہ ہمیں دے دیں یہ مسجد۔ مَیں نے کہا۔ نہیں۔ مَیں نے کہا

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے گا

اپنی مسجدیں بنانے کی۔ اس واسطے مانگتا نہیں۔ وہ کہنے لگے پھر سو سال کے لئے نماز پڑھنے کی اجازت مانگیں۔ مَیں نے کہا کیا باتیں کرتے ہو سو سال، بیس سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ انقلاب بپا کرے گا۔ (نعرے) چنانچہ ہم نے جب درخواست دی جنرل فرینکو اُس وقت زندہ تھے بڑے اچھے انسان، انہوں نے کہا ان کے وزراء نے کہا، پوری کیبنٹ (CABINET) نے کہا کہ ہم اجازت دے دیں گے نماز پڑھنے کی یہاں لیکن دفتری کارروائی کرنی ہوتی ہے۔ چند ہفتوں تک آپ کو اجازت مل جائے گی۔ مَیں نے بات کو اَور پکّا کرنے کے لئے مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو سپین بھیجا اور کہا آپ لاء منسٹر (LAW-MINISTER) سے ملیں اور بات کریں۔ اُس نے کہا آپ خواہ مخواہ گھبراتے ہیں۔ ہو جائے گا سارا کام۔ بالکل فکر نہ کریں۔ لیکن جب شروع میں مسلمانوں کو مغلوب کرنے کے بعد وہاں عیسائیوں کی حکومت بنی تو اُس دستور میں یہ تھا کہ مسلمانوں کی جو جائیداد ہے اس کے متعلق کوئی فیصلہ بھی لاٹ پادری (کارڈینل CARDINAL) کی منشاء کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ ساری حکومت تیار دینے کو۔ اور پادری صاحب نے کہا نہیں دینی۔ وقت نہیں آیا تھا نا ابھی۔ تو نہیں ملی ہمیں۔ خیر ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ اور، دس سال نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی قرب قرطبہ میں مسجد بنانے کی۔ ہاں ایک اور چیز بتا دوں۔ اُس وقت میری نگاہ نے دو جگہ کا انتخاب کیا، جہاں ہماری مسجد بن سکتی ہے عوام کی طبیعت کے لحاظ سے، ایک طُلیطلہ وہاں تھوڑی دیر کے لئے گئے اور

طُلیطلہ کے عوام نے

ہم سے بڑے پیار کا اظہار کیا۔ اور ایک قُرطبہ جس کے مکین ہنس مکھ، کوئی غصّہ نہیں۔ کوئی پُرانی عداوت نہیں۔ کوئی تعصّب نہیں۔ بڑے پیار سے ملتے تھے۔ ایسا پیار کہ قُرطبہ کی مسجد دیکھ کر نکلے تو سڑک پار کتابوں کی دکان تھی ہم وہاں چلے گئے۔ میرا خیال تھا کوئی انگریزی کی کتاب ملے تو تازہ کریں اپنا علم۔ کوئی بیس پچیس منٹ کے بعد جب باہر نکلے تو جس دروازے سے مسجد کے ہم نکلے تھے وہاں دو میاں بیوی اور دو اڑھائی سال کا بچّہ جو انہوں نے اُٹھایا ہوا تھا کھڑے ہوئے

تھے۔ بچے نے ہاتھ ہلانے شروع کر دیئے۔ مجھے بڑا پیار آیا۔ ہماری موٹر کا منہ دوسری طرف تھا۔ میں نے ڈرائیور کو کہا یہ موٹر کے اس طرف لے آؤ۔ جہاں وہ بچہ کھڑا ہوا ہے۔ جب وہاں گئے تو اس کا باپ کہنے لگا آپ اس دوکان کے اندر جب داخل ہوئے ہیں اُس وقت اس بچے نے ضد کی کہ جب تک یہ باہر نہیں نکلیں گے میں یہاں سے نہیں ہلوں گا۔ اور بیس پچیس منٹ اُس نے ماں باپ کو ہلنے نہیں دیا۔ صرف اس لئے کہ جب ہم باہر نکلیں تو ہمیں دیکھ کر وہ ہاتھ ہلائے۔ دو اڑھائی سال کا بچہ کچھ اس کو پتہ نہیں لیکن اس کے خدا کو تو پتہ تھا؟ پیار کیا اس کو بہت پیارا لگا اور وہ بھی پیار کرتا تھا۔ شیشہ چڑھا ہوا تھا مستورہ بیگم اس کو دیکھ رہی تھیں تو شیشے کو باہر سے اس بچے نے پیار کیا اور اس قسم کے تھے وہ لوگ۔ سارا جائزہ لے کے میں نے کہا مسجد یہاں بنے گی انشاء اللہ۔ اور اب دس سال گزر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی۔ تقریباً ڈیڑھ دو گھماؤں زمین ہم نے وہاں خرید لی۔ اور خریدنے سے پہلے میں نے انہیں کہا کہ لوکل آبادی سے اور مرکز سے یہ تحریر لو کہ آپ مسجد بنانے کی اجازت دیں گے۔ تو مقامی انتظامیہ نے بھی اور مرکزی حکومت نے بھی تحریری اجازت دی کہ یہاں تم مسجد بنا سکتے ہو۔ پھر ہم نے وہ زمین خرید لی۔ یہ ہے

اَللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ

اور وقت مقدر تھا۔ وہ ہمارے مبلغ صاحب تو کہہ رہے تھے سو سال تک دوسروں کی مساجد میں نماز پڑھیں گے۔ میں نے کہا تھا، نہیں انقلاب عظیم بڑی جلدی بپا ہونے والے ہیں۔ دس سال کے بعد ہمیں اجازت مل گئی اور مسجد کے متعلق باقی باتیں انصار اللہ کے یا خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں بتاؤں گا۔ یہ تو بیک گراؤنڈ BACK GROUND آج میں بتا رہا ہوں نا۔

ایک اور واقعہ اس عرصہ میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے جاں نثاروں کا امتحان بھی لیتا ہے۔ ۱۹۷۴ء کا واقعہ جو سب جانتے ہیں۔ حکومت وقت نے یہ سمجھا تھا کہ جماعت احمدیہ کو قتل کر کے سڑک کے پرے پھینک دیا الّا ما شاء اللہ۔ مگر اس وقت بہت سی باتیں اللہ تعالیٰ نے بتائیں۔ اُن میں سے ایک یہ بھی

وَسِّعْ مَکَانَکَ

کہ مہمان تو پہلے سے زیادہ آتے رہیں گے ان کا انتظام کرو۔

اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ

یہ جو استہزاء کا منصوبہ بنا رہے ہیں اس کے لئے میں کافی ہوں تمہارے لئے (نعرے) جہاں تک استہزاء کا منصوبہ تھا

مَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ (آل عمران آیت ۵۵)

کا نظارہ دنیا نے دیکھ لیا۔ اور جہاں تک آنے والوں کا نظارہ تھا آج دیکھ لو

وَسِّعْ مَکَانَکَ

چھ سال کے اندر جماعت تعداد کے لحاظ سے کہاں پاکستان میں نیز بیرونی ممالک میں کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ (نعرے) یہ بھی ایک پس منظر ہے واقعات بعد میں بتاؤں گا۔

ایک اور پس منظر یورپ میں ڈنمارک کے علاوہ سکینڈے نیویا کے تین ملک ہیں ڈنمارک۔ سویڈن اور ناروے۔ ناروے میں سب سے بڑی جماعت ہے۔ اور وہاں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں نماز پڑھی جا سکے۔ بچوں کی تربیت، تعلیم کا انتظام ہو سکے۔ بڑی مشکل تھی۔ طبیعت میں پریشانی تھی۔ ۱۹۷۸ء میں میرے وہاں جانے سے پہلے ناروے کے پرانے شہر کے ساتھ جو ایک سیٹلائٹ ٹاؤن بن رہا تھا۔ نئی میونسپلٹی وہاں بنا دیتے ہیں۔ زمین دینے کا میئر نے وعدہ بھی کیا۔ اور مکر گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو معلوم ہوا ایک مکان مل رہا تھا کوئی پندرہ یا بیس لاکھ روپے کا تو میں نے جماعت کو کہا سر دست کرایہ لے لو۔ اور یہ خیال ہی نہیں کیا کہ پاکستان سے تو ہم پیسہ نہیں بھیج سکتے۔ یورپ میں یا بیرون پاکستان کسی اور جگہ اتنا روپیہ بھی پڑا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد لندن آئے۔ میں نے جائزہ لیا تو میں نے فون کیا اُن کو کہ اس عمارت کی خرید کے لئے ہمارے پاس

پیسے نہیں۔ اس واسطے چھوڑ دو اس کو۔

یہ ۱۹۷۸ء کی بات ہے۔

اور اس سال جس مسجد اور مشن ہاؤس کا میں نے افتتاح کیا ناروے میں۔ یہ پہلے مکان سے ڈیڑھ گنا بڑا مکان ہے۔ نہایت اچھی لوکیلٹی (LOCALITY) شرفاء کا محلہ جہاں کوئی نعرہ بازی بھی نہیں ہوتی۔ دنیا کے ہر ملک میں نعرہ باز بھی ہیں۔ اچھے لوگ بھی ہیں۔ بُرے لوگ بھی ہیں۔ نہایت شریف لوگوں کا وہ علاقہ ہے۔ اور تین منزلہ وہ مکان ہے۔ اور بڑا اچھا بنا ہوا۔ مرمت طلب تھا پرانا مکان تھا۔ تقریباً تیس پینتیس لاکھ کی اس کے لئے ضرورت پڑی تھی۔ پچھلے سال خریدا گیا تھا۔ اور اس سال میں نے اس کا افتتاح کیا ہے۔ اور انگلستان، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ ان ملکوں میں اتنا پیسہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے۔ اور وہاں کے میئر مجھے کہنے لگے آپ نے بڑا خرچ کر دیا۔ میں نے کہا خرچ تو بڑا نہیں کیونکہ ہماری ضرورت کے مطابق ہے۔ کئی سو احمدی تھا۔ ان کے بچوں کی تربیت نہیں ہو رہی تھی۔ نمازیں اکٹھے پڑھنے کا انتظام نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات جو بارش کی طرح برستے ہیں اُن تک وہ پہنچتے نہیں تھے۔ ان باتوں سے تقویت ایمان ہوتی ہے۔ کوئی جگہ ہی نہیں تھی آپس میں مل بیٹھنے کی۔ یہاں بھی آپ مساجد بنایا کریں۔ کیونکہ جو گھروں میں پڑھتے ہیں نا نماز باجماعت بعض جب چھوٹی سی رنجش ہو جائے آپس میں تو ایک دوسرے کے گھر نماز پڑھنے کے لئے بھی نہیں آتے۔ بڑی بُری بات ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں چھوٹی چھوٹی باتوں میں رنجش تو ہو ہی جاتی ہے انسان کی پھر بعد میں توبہ کر لیتا ہے۔ کیوں نہیں تم خدا کا گھر بناتے جس پر کسی انسان کا کوئی حق نہیں۔ اللہ کا حق ہے۔ اور

اللہ تعالیٰ نے کہا ہے

ہر موحد جو خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اس کے دروازے کھلے ہیں۔ چاہے وہ موحد، موحدین کے فرقے جو ہیں عیسائیت میں اس سے تعلق رکھتا ہو۔ یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ انسان کا حق ہی نہیں کہ وہ دروازے بند کرے خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کے لئے کسی کے اوپر۔ مساجد بنائیں۔

مساجد میں ایک اور پس منظر تو وہ نہیں لیکن چھوٹا سا ٹکڑا ہے ایک واقعہ کا۔ نائیجیریا میں ایک جگہ ہے الارو (ILARO) اور اس کا فاصلہ ہے لیگوس دارالخلافہ سے تقریباً اسی میل اور اس کی آبادی ہے کم و بیش تیس پینتیس ہزار۔ اور جماعت احمدیہ ہزاروں کی تعداد میں ہے وہاں۔ بڑی فعال جماعت نڈر جماعت۔ اور انہوں نے اپنے خرچ سے ایک وین VAN لی ہے۔ اس کے اوپر لکھا ہوا ہے

جماعت احمدیہ کی تبلیغی کار

اور چار پانچ انہوں نے لئے ہوئے ہیں سکوٹر۔ اور وہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ تفصیل میں بعد میں بتاؤں گا۔ انہوں نے چار مسجدیں پہلے بنائی ہوئی تھیں مرکز سے ایک دھیلا مانگے بغیر۔ اور اب ایک جامع مسجد بنائی پانچویں۔ اور خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر۔ اور جماعت کو کہا کہ حضرت صاحب آ رہے ہیں۔ حضرت صاحب، ہم چاہتے ہیں، افتتاح کریں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ ہم وہاں گئے تو کئی ہزار ہوں گے احمدی مرد و زن اور بچے اور بے شمار دوسرے لوگ آئے ہوئے اور بڑا ان کا اثر و رسوخ ہے۔ جماعت کا بھی یعنی اُس الارو (ILARO) کے احمدیوں کا بھی اور ویسے جماعت احمدیہ کا بڑا اثر بڑھ گیا ہے اور وہاں ہم نے جمعہ پڑھا۔ اور بڑی خوشی ہوئی ان سے مل کے۔ بات جو میں اس وقت مختصراً بتانا چاہتا ہوں کہ

افریقہ میں سینکڑوں مساجد

احمدیہ جماعت بنا چکی ہے۔ اور ایک دھیلا بھی انہوں نے مرکز سے نہیں لیا مسجد کے لئے۔ اور ان کے دماغ میں یہ بات ہے کہ خدا کے گھر کے لئے

مانگنا نہیں۔ بناؤ۔ بعض دفعہ چھ چھ مہینے بناتے رہتے ہیں۔ یعنی اگر زیادہ امیر نہیں، اور مسجد بنانا چاہتے ہیں تو ہر مہینے پیسہ کچھ دے کے بنیادیں بنا دیں گے۔ پھر کھڑکیوں تک وہ اٹھا دیں گے دیواریں، پھر اور پیسے جائیں گے، پھر چھ مہینے آٹھ مہینے کے بعد وہ مسجد تیار ہو جائے گی۔ پھر اندر کا وہ کام کرتے رہیں گے۔ نہ ادھر دیکھیں گے نہ اُدھر دیکھیں گے۔ صرف آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ ان کی نقل کریں۔ بنائیں یہاں مسجدیں۔ اور مرکز سے ایک دھیلا نہ مانگیں۔ اس بات میں آپ کا ان کا مقابلہ کروا دیا آج میں نے۔ وہ آیا کرتے ہیں جلسے پر وہ آپ سے پوچھیں گے اُن کو میں کہہ دوں گا کہ پتہ کریں آپ سے ملیں جب کہ آپ نے کتنی مسجدیں بنائیں۔

یہ جو حالات دیکھے اصولی طور پر اس سے ہمیں یہ تاثر ملا کہ جماعت کو ایثار پیشہ ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن دیا ہے۔ اور ایثار بھی دیا ہے۔ اخلاص بھی دیا ہے۔ لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں۔ پالش نہیں ہوئی انہیں۔ پالش کریں ان کو۔ بچے دیں جامعہ کے لئے۔ لیکن ذہین بچے۔ ایک وقت میں جس شخص کا بچہ بالکل جاہل خر دماغ ہوتا تھا اور میٹرک میں دو نمبر لے کے وہ پاس ہو جاتا تھا وہ

خدا تعالیٰ پر احسان جتانے کے لئے

آ کے جامعہ میں داخل کر دیتا تھا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی چھوڑ کے چلے گئے۔ بڑی بدمزگیاں ہو گئیں۔ اب میں نے یہ قانون بنایا ہے کہ اصل تو مجھے چاہئیں فسٹ ڈویژن کے بچے۔ لیکن سیکنڈ ڈویژن والوں کو ایک حد تک برداشت کر لیں گے۔ تھرڈ ڈویژن والوں کو نہیں لیں گے۔ اب اس سال بھی میں آیا ہوں تو میرے سامنے ایک فہرست میں تین بچے تھرڈ ڈویژن والے پیش کر دیئے گئے۔ کہ بچے تھوڑے آئے ہیں۔ اس لئے تھرڈ ڈویژن کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ میں نے اوپر تو نہیں لکھا اس کاغذ کے، لیکن میرے ذہن میں یہ آیا کہ اگر ایک بھی نہ آتا اور یہ تین آتے تو میں کلاس جاری کرتا۔ ان تین بچوں کو میں نے نہیں لینا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے فائدے کے لئے یہ حکم دیا کہ جس رکابی میں بال آیا ہو باریک جو اُنگلی اگر پھیریں تو اُنگلی محسوس بھی نہیں کرے گی۔ اس میں کھانا نہ کھاؤ۔ کہ وہاں بکٹیریا پرورش پاتا ہے۔ اور انسان کو انفیکشن (INFECTION) بیماری ہو جائے گی۔ خدا کے جس رسولؐ نے آپ کا اتنا خیال رکھا، آپ اپنا ٹوٹا ہوا بیٹا اس کے حضور پیش کرنے کی کس طرح جرأت کرتے ہیں۔ تو اوّل تو مجھے فسٹ ڈویژن کے چاہئیں۔ مولوی احمد خان صاحب مرحوم کا بڑا پیارا بچہ ہے۔ نسیم مہدی۔ اس نے فسٹ ڈویژن بھی بڑی اونچی پاس کر لی۔ اس نے کہیں اپنے باپ کو کہا کہ میں چلا جاتا ہوں کالج میں اور بی۔ اے کرنے کے بعد آ جاؤں۔ زندگی وقف کی ہوئی تھی اس نے دل سے۔ وہ اس کو لے کے میرے پاس آ گئے۔ مجھے کہنے لگے کہ کیا خیال ہے آپ کا۔ وہ بڑا سخت مخلص انسان تھا۔ اور

بڑی اطاعت کرنے والا

کہ میں اس کو پہلے بی۔ اے کروا کے نہ لے آؤں جامعہ کی طرف۔ میں نے کہا نہیں ابھی جاؤ۔ اور جامعہ میں داخل کراؤ۔ انہوں نے جا کے جامعہ میں داخل کروا دیا۔ جامعہ میں پڑھ کے اب وہ زیورک میں ہیں خدا کے فضل سے۔ آپ دعا بھی کریں اُس نوجوان کے لئے۔ اتنا اچھا کام کر رہا ہے کہ بہتوں کے لئے قابلِ رشک، اور جذبہ ہے تبلیغ کا۔ ابھی ایک سکیم پر عمل کرنے کو کہا گیا تھا (کثرت سے FOLDERS شائع کرنے کی) سب سے آگے وہ نکل گیا۔ یعنی جو نیکی کی بات، جو مفید بات، جو تبلیغ کی بات میں بتاتا ہوں کوئی آہستہ سے اس کو لیتے ہیں اور آگے چلتے ہیں۔ کوئی جلدی سے لیتا ہے۔ وہ تو چھلانگ مار کے لیتا اور کہیں کا کہیں نکل گیا۔ اس ٹائپ کا ہے وہ۔ ویسے ہی چاہئیں۔

دُنیا میں ایک انقلاب بپا ہو رہا ہے۔ یہ انقلاب آپ سے

یہ مطالبہ کرتا ہے کہ صحیح اسلام اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ اسلام جس کے معنی ہیں سلامتی کے، جس کے معنی ہیں امن کے۔ جس کے معنی ہیں حقوقِ انسانی کی ادائیگی کے۔ خواہ وہ انسان دہریہ اور خدا کو گالیاں دینے والا ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کریم نے ہر چیز کو کھول کے بیان کر دیا۔ اسلامی تعلیم کا مطالبہ کرتا ہے یہ انقلاب۔ میں جب پیش کرتا ہوں تو بعض دفعہ کہہ دیتا ہوں، جو تعلیم پیش کر رہا ہوں تم میں جرأت نہیں ہوگی کہ کہو کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں یا ہم یہ تسلیم نہیں کرتے۔ کسی کو آج تک جرأت نہیں ہوئی کہنے کی کہ نہیں یہ خراب ہے، ہم نہیں مانتے۔ اور قسم کے اعتراض کر جاتے ہیں۔ یہ کہہ دیتے ہیں کہ کہاں کونسے مسلمان ان پہ عمل کر رہے ہیں میں کہتا ہوں

میں تمہارے پاس قرآن پیش کر رہا ہوں

میں تمہارے سامنے نمونہ سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو پیش نہیں کرتا۔ یہ قرآن ہے اس کی تعلیم دیکھو۔ وہ نمونہ ہے کامل نمونہ اس کے نقوش پر چلو۔ جو اس کے نقشِ قدم پر ٹھیک طرح چلا وہ ایک حد تک تمہارے لئے اُسوہ بن گیا۔ جو نہیں چلا وہ تمہارے لئے اُسوہ نہیں ہے۔ اس کی طرف کیوں دیکھتے ہو۔

پس منظر کی ایک آدھ بات دوسری بھی میں نے تھوڑی سی بتا دی ہے۔ لیکن میں نے بتایا ہے کہ یہ تو لمبا سلسلہ ہے اور اس کا کافی حصہ میں انصاراللہ سے ایک اور گفتگو میں ایک بار اور آپ سے باتیں کرنی ہیں میں نے، اُس موقعہ پر کچھ بتاؤں گا۔ پھر خدام الاحمدیہ میں دو یا تین تقاریر ہیں۔ یہ ابھی نہیں میں کہہ سکتا۔ اُس میں بھی بتاؤں گا۔ انصار تو خدام الاحمدیہ میں نہیں آتے۔ لیکن ہر ضلع اپنے پانچ دس نمائندے جو اُن کو جا کے بتائیں کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں میں نے کیا کہا وہ ضرور یہاں رکھیں یا بھیجیں۔ بہرحال وہ موجود رہنے چاہئیں۔ کیونکہ بہت سی اہم باتیں کرنے کا ارادہ ہے میرا۔ اور اللہ تو فیق دیتا ہے۔ دُعا کریں آپ کہ اللہ مجھے توفیق دے اور آپ کو باتیں سُننے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل مجریہ ۱۳ جولائی ۱۹۸۱ء)

اظہارِ تشکر اور درخواستِ دُعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیز نصیر احمد صاحب انور کو جو گورو نانک انجینئرنگ کالج لدھیانہ میں زیر تعلیم تھے بی ایس سی انجینئرنگ (الیکٹریکل) فائنل ایئر میں فسٹ ڈویژن کی کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ دس روپے بطور شکرانہ اور مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے احبابِ جماعت سے دُعاؤں کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو مستقبل میں بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار: ماسٹر محمد ابراہیم درویش، قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۲/۷/۸۱ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے عزیز ملک منیر احمد صاحب ابن مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ حلیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ رمضان احمد صاحب موسیٰ بنی مائنز (بہار) بعوض مبلغ -/۲۰۰۰ (دو ہزار روپے صرف) حق مہر پر فرمایا۔ احبابِ جماعت اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

وِلادت

خاکسار کے بڑے بھائی خواجہ عبدالحق صاحب فانی کو خدا تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے الحمدللہ۔ عزیز کا نام "انعام الحق" تجویز کیا گیا ہے احبابِ کرام بچے کی صحت و سلامتی اور خادمِ دین بننے کے لئے دُعا کریں۔ نیز خاکسار کے والدین مرحومین کی مغفرت، خاکسار کی تعلیم میں اعلیٰ کامیابی اور برادرِ اکبر عبدالحفیظ صاحب فانی کی مشکلات کے ازالہ کے لئے احبابِ کرام سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: فاروق احمد فانی تروپتی (آندھرا پردیش)

تامل ناڈو میں ہریجنوں کا قبولِ اسلام

از محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تامل ناڈو کے بعض اضلاع میں ہریجنوں کے قبولِ اسلام کی خبریں عرصہ سے اخبارات میں آرہی ہیں اس سلسلہ میں بعض فرقہ پرستوں نے کافی ہنگار مچار کھا ہے اور اسے بین الاقوامی سازش قرار دے کر ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کو بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے حالانکہ مرکزی حکومت نے تحقیقات کے لئے محکمہ داخلہ کے وزیر مملکت مسٹر یوگیندر مکونا کو وہاں بھیجا تھا انہوں نے وہاں کے حالات خود دیکھے اور مذہب تبدیل کرنے والے ہریجنوں سے گفتگو کے بعد اس کی وجہ یہ بتائی کہ

"اونچی ذات کے ہندوؤں کے ہاتھوں ہریجنوں کا بالکل نظر انداز اور ذلیل کیا جانا تبدیلی مذہب کا اصل سبب ہے جو ہریجن مسلمان ہوئے انہوں نے بتایا کہ ہندو لیڈروں اور ہندو معاشرہ پران کو حیثیت مجموعی کوئی بھروسہ نہیں رہ گیا ہے ہریجنوں کی حیثیت سے وہ لوگ بسوں میں اونچی ذات والوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے تھے لیکن اب (مسلمان ہو جانے کے بعد) وہ کہتے ہیں کہ ان کو برابری کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔

وزیر موصوف نے یہ بھی بتایا کہ وہاں کی پولیس ہریجنوں کے تحفظ سے قاصر رہی ہے متعدد فسادات میں ہریجنوں کا ہی جان ومال کا نقصان ہوا اور لوٹ مار اور آتش زنی کی جو وارداتیں ہوئیں ان میں پولیس نے ان کا تحفظ کرنے کی بجائے لوٹ مار کرنے والوں کا ساتھ دیا۔"

اخبارات میں مختلف قسم کے بیانات آنے پر اصل حالات معلوم کرنے کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے بھی اپنا ایک وفد میناکشی پورم میں بھجوایا وفد کے امیر محترم مولوی محمد عمر صاحب انچارج تبلیغ تامل ناڈو نے وہاں جا کر حالات کا جائزہ لینے کے بعد جو رپورٹ بھجوائی ہے اس سے بھی عیاں ہوتا ہے کہ ہریجنوں نے کسی تحریص یا لالچ کی بناء پر اپنا مذہب تبدیل نہیں کیا بلکہ اکثریت کے اعلیٰ ذات والے طبقات کے مسلسل مظالم نے ان کو اس قدم کے اٹھانے پر مجبور کیا تھا اور اب وہ اپنے آپ کو پوری طرح مطمئن محسوس کرتے ہیں۔

ہندوستان میں بسنے والی اچھوت اقوام جن کو مہاتما گاندھی جی نے ہریجن کا پوتر نام دیا تھا ایک عرصہ سے سورن ہندوؤں کے ہاتھوں ذلیل ہوتی آرہی ہیں اور ان کے ساتھ سورن اور اعلیٰ ہندوؤں کا یہ سلوک وید اور دھرم شاستروں کی تعلیم کی بناء پر ہے چنانچہ ویدوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشور نے جب انسانوں کو پیدا کیا تو براہمن۔ چھتری۔ ویش۔ شودر چار ذاتوں میں پیدا کیا جس کی تفصیل یجر وید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۱ میں یوں بیان کی گئی ہے۔

براہمن برہما کے منہ سے پیدا ہوئے چھتری اس کے بازوؤں سے پیدا ہوئے اور ویش اس کے زانو سے پیدا ہوئے اور شودر اس کے پاؤں سے پیدا ہوئے اس کی تائید میں منوسمرتی ادھیائے نمبر ایک اور شلوک ۳۱ میں لکھا ہے برہما نے لوگوں کو بڑھانے کے لئے اپنے منہ۔ بازو۔ رانوں اور پاؤں سے براہمن۔ چھتری۔ ویش اور شودر کو پیدا کیا منوسمرتی میں مذہبی لحاظ سے ان چاروں ورنوں کے کام کی بھی تقسیم کی ہے جو اس طرح پر ہے۔

براہمن کے کام:- ویدوں کا پڑھنا پڑھانا۔ یگیہ کرنا۔ یگیہ کرانا خیرات کرنا اور خیرات لینا یہ چھ کام براہمن کے ہیں۔ منوسمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۸۹

چھتری کے کام:- رعایا کی حفاظت کرنا۔ خیرات کرنا۔ یگیہ کرنا۔ یگیہ کرانا خیرات کرنا اور نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرنا یہ چھتری کے کام ہیں (منوسمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۸۹)

ویش کے کام۔ مویشیوں کی حفاظت کرنا۔ خیرات کرنا۔ یگیہ کرنا۔ پڑھنا تجارت کرنا کھیتی باڑی کرنا اور بیاج وسود لینا یہ ویش کے کام ہیں (منوسمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۹۰)

شودر (اچھوت) کے کام ایشور نے شودر کا ایک ہی کام رکھا ہے کہ وہ ان قوموں یعنی براہمن۔ چھتری وغیرہ کی خدمت کرے (منوسمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۹۱) وشنو سمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۱ میں لکھا ہے

"شودر کو کسی قسم کی عبادت کرنے کا حق نہیں اس کی یہی عبادت ہے کہ تینوں ورنوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرے اسی طرح پاراشر سمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۷۱ میں لکھا ہے۔

براہمن۔ چھتری۔ ویش ان تینوں ذاتوں کی خدمت کرنا ہی شودر کا سچا اور اصلی دھرم ہے اور اگر اس کے علاوہ شودر کچھ اور کام کرے تو اسے کوئی بدلہ نہیں مل سکتا۔"

منوسمرتی کے حوالہ سے اوپر بتایا جا چکا ہے کہ براہمن کے کاموں میں وید وغیرہ مذہبی کتب کا پڑھنا اور پڑھانا رکھا گیا ہے کھشتری اور ویش بھی ویدوں کو پڑھ سکتے ہیں مگر شودر کے متعلق گوتم سمرتی ادھیائے ۱۲ میں لکھا ہے

"شودر اگر وید کو سن بھی لے تو راجہ سیسہ اور لاکھ گرم کرکے شودر کے کانوں میں بھر دے اور شودر اگر وید اچارن کرے یعنی وید کا منتر منہ سے بول دے تو راجہ اس کی زبان کٹوا دے اور اگر شودر وید کو پڑھنا شروع کر دے تو راجہ اس کو قتل کرا دے۔"

اپستمبھ دھرم شاستر کے ادھیائے ۸ شلوک ۱۲ میں لکھا ہے

"شودر کے گھر کا کھانا شودر سے مل کر بیٹھنا۔ شودر سے علم و ہنر سیکھنا یہ باتیں پاک آدمی کو نیچ اور پلید بنا دیتی ہیں۔"

اوپر یہ واضح ہو چکا ہے کہ شودر کا اصل کام تینوں ورنوں کی خدمت کرنا ہے لیکن ایسے سچے خادم شودر کو کھانا کس طرح دیا جائے اس کے لئے اپستمبھ دھرم شاستر کے ادھیائے ۹ شلوک ۳۲ میں لکھا ہے۔

"براہمن کی فرمانبرداری کرنے والے شودر کو کھانا زمین پر ڈال کر دینا چاہیئے ...."

اور اس کے بعد جو شودر کے متعلق نفرت انگیز الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ میں لکھنا مناسب نہیں سمجھتا۔

پھر شودر کے مال کے متعلق منوسمرتی ادھیائے ۸ میں لکھا ہے

"براہمن بغیر کسی قسم کے شک و شبہ کے شودر کا سامان مال اور دولت لے سکتا ہے کیونکہ شودر کا اپنا تو کچھ بھی نہیں بلکہ اس کا سب کچھ اس کے مالک براہمن کا ہے"

وید کے دھرم شاستروں کی ایسی تعلیم کے ہوتے ہوئے شودر بیچارے کسی اور دھرم کی پناہ نہ لیں تو اور کیا کریں بھارت ورش میں یہ لوگ کروڑوں کی تعداد میں ہیں اور ان کے ساتھ یہ ذلت آمیز سلوک آج سے نہیں صدیوں سے ہو رہا ہے پارٹیشن سے قبل خاکسار اور جماعت احمدیہ دہلی کے کئی احباب ڈاکٹر امبیڈکر سے بارہا ملتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب ان دنوں ہریجنوں کے لیڈر تھے اور اسلام کی مساوات کی تعلیم سے بے حد متاثر تھے انہوں نے قرآن مجید کی بعض آیات اپنی نوٹ بک میں لکھی ہوئی تھیں مثلاً

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

کہ سب لوگ ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے بحیثیت انسان سب برابر ہیں اور مساوی درجہ رکھتے ہیں گروہ اور قبیلے صرف باہمی تعارف کا ذریعہ ہیں انسانوں میں سے اللہ کے ہاں معزز وہی ہے جو زیادہ نیکوکار اور تقویٰ شعار ہے۔

چنانچہ اسلام میں کوئی اونچ نیچ نہیں کوئی چھوٹا بڑا نہیں اور بحیثیت انسان کسی ایک انسان کو دوسرے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ اسلام نے مساوات کی صرف تعلیم ہی نہیں دی بلکہ اس پر عمل کرکے دکھایا اسلام میں ہر مسلمان کو قرآن مجید کو جو اسلام کی مذہبی اور الہامی کتاب ہے پڑھنے کا حق حاصل ہے بلکہ تاکید کی جاتی ہے کہ ہر مسلمان مرد عورت بچہ بوڑھا اور جوان اس کتاب کو پڑھے۔

اسلام نے بشری مساوات کی عملی اور اعتقادی سب صورتوں کو اختیار کیا ہے نماز میں سب مومن برابر ہیں جس

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

ایک ملاقات کے دوران ڈاکٹر امبید کر مجھ سے کہنے لگے کہ اسلام کی اس خوبی کا اعتراف تو خود مہاتما گاندھی جی نے بھی کیا انہوں نے بتایا کہ مہاتما جی جب جنوبی افریقہ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں کے کالے لوگوں میں اسلام بڑی کثرت سے پھیلا ہے اور اس کی وجہ انہوں نے یہ دیکھی کہ اسلام کی تعلیم مساوات نے وہاں کے لوگوں کو متاثر کیا ہے جنوبی افریقہ کا ایک زولو (جو ہمارے دیس کے شودروں کی طرح نیچ اور ذلیل شمار ہوتا تھا) جب مسلمان ہو جاتا تھا تو وہ مسلمانوں کے ساتھ ایک پیالے میں کھاتا اور پیتا تھا ڈاکٹر صاحب یہ واقعہ بتا کر کہا کرتے تھے کہ اگر کسی دھرم نے حقیقی مساوات قائم کی ہے تو وہ اسلام دھرم ہے اور اسی دھرم میں آکر ہماری بھی نجات ہے۔

۱۹۴۷ء کے انقلاب کے بعد گوناگوں مصلحتوں کے پیش نظر ڈاکٹر صاحب نے اسلام کی بجائے بدھ دھرم کی طرف اپنی توجہ مبذول کر دی اخبارات میں جب اس قسم کے ان کے بیانات آئے تو میں ان سے ملا دوران گفتگو مجھ سے کہنے لگے کہ اب حالات میں کافی تبدیلی آگئی ہے کانگرس حکومت چھوت چھات اور اونچ نیچ کو دور کرنے کے لئے کافی کوشاں ہے اور ہماری برادری کو کافی مراعات بھی دے رہی ہے شیخ صاحب میں کہتا ہوں کہ اگر ہم لوگوں نے موجودہ حالات میں اسلام دھرم کو قبول کرنے کا اعلان کیا تو یہ مراعات ختم ہو جائیں گی اس لئے میں غور کر رہا ہوں کہ ہم بدھ دھرم میں شامل ہو جائیں کیونکہ اس دھرم میں جانے سے ہم ہندو سماج میں ہی رہیں گے اور بدھ دھرم کی مساوات کی تعلیم سے بھی ہمیں فائدہ پہنچے گا اس وقت میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ بدھ دھرم میں پرویش کریں یا جین دھرم میں یا ہندوؤں کے کسی اور دھرم میں جانے کا اعلان کریں آپ کہیں بھی جا کر ان کے سماج میں ان کا انگ نہیں بن سکتے یہ تو صرف اور صرف اسلام دھرم کی خوبی ہے جو انسان کو بحیثیت انسان مساوات کا درجہ دیتا ہے اور اپنا انگ بنا لیتا ہے چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے بدھ دھرم میں جانے کا اعلان کیا اور اپنے پیروؤں کو بھی بدھ دھرم اختیار کرنے کا مشورہ دیا لیکن ان کی یہ مہم بھی زیادہ کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ بدھ مت قبول کرنے والے ہریجن دوسرے درجہ کے بدھ بن گئے اور ریزرویشن نیز دیگر سہولتیں بڑی حد تک ایک اچھوت طبقہ تک ہی محدود ہو کر رہ گئیں۔

میں تامل ناڈو میں ہریجنوں کا اسلام کی طرف میلان کسی لالچ کی بناء پر نہیں بلکہ اسلامی تعلیم کی خوبیوں کی بناء پر ہے چنانچہ حال ہی میں ڈاکٹر سبرامنیم سوامی ممبر پارلیمنٹ جنتا پارٹی بھی میناکشی پورم تشریف لے گئے اور وہاں سے آکر جو بیان انہوں نے دیا وہ نہایت اہم اور قابل غور ہے اور فرقہ پرستوں کی طرف سے پھیلائی جانے والی سب باتوں کی تردید کرتا ہے آپ نے فرمایا

"میں ابھی میناکشی پورم سے آیا ہوں جہاں میں اسلام لانے والوں کے بارہ میں موقع پر حالات جاننے کے لئے گیا تھا اگر میناکشی پورم کا جھٹکا ہندو سماج کے لئے ذات پات کے نظام کو منہدم کرنے کا موجب ثابت ہو تو یہ ایک بہت بڑی قومی خدمت ہوگی مگر بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ اس پرنشر لیش کا موجودہ شور و غل اسلام اور عربوں کے خلاف نفرت پیدا کر رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے میناکشی پورم میں قیام کے دوران اس کی کوئی شہادت نہیں پائی کہ کسی عرب یا مسلم تنظیم نے ہندوؤں کو تبدیلی مذہب کے لئے رشوت دی ہو یا جبر کیا ہو میناکشی پورم میں کی آبادی میں بچاس کے مذہب تبدیل کرنا اس پیچیدہ سماجی نظام کی ... ہے جس میں ہریجن آبادی نے ہندوؤں کی حیثیت ہی رہنے کو مسترد کر دیا اور اپنی افراد نے اسلام قبول کرنے کے بعد یہ واقعہ اسی سے منتج ہو گیا اس لئے تبدیلی مذہب بغیر کسی جبر کے قطعی طور پر رضا کارانہ رہی ہے — مزید کہا میناکشی پورم میں جو نیا جواب دیا گیا ہے اس نے تبدیلی مذہب کے رجحان کو مزید مستحکم کیا ہے میری آمد سے ایک روز قبل کا ہندو سمیلن اس سلسلہ میں قابل ذکر ہے دوران دھار تقریریں کی گئیں اور علاوہ اس کے بھائی چارہ کا اعلان بھی ہوا مگر اگلے دن جب میں وہاں گیا تو وہاں کسی کا پتہ تک نہ تھا سمیلن کا نام و نشان نہ تھا اور بعد کی کوئی کارروائی نظر نہیں آتی اس موقع میں جو ہندو ہریجن رہ گئے تھے اس منافقت سے بہت مایوس ہوئے اور انہیں لوگوں نے مجھے بتایا کہ تبدیلی مذہب رضاکارانہ تھی۔

آخر میں آپ نے کہا کہ کچھ ہندو تنظیمیں میناکشی پورم میں دہشت بھی پھیلا رہی ہیں جب میں ہندو ہریجنوں سے بات کر رہا تھا تو ان تنظیموں کے کچھ لوگ وہاں پہنچے تو ہریجن گویا منتشر ہو گئے اور انہوں نے مزید بات چیت کرنے سے انکار کر دیا۔

آپ نے فرمایا میرے خیال میں ہندو سماج کو ایسی تنظیموں سے بھی اتنا ہی اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہوگا جتنا غیر ملکی ایجنٹوں سے۔"

(بحوالہ اخبار الجمعیۃ ۲۲ جولائی ۱۹۸۱ء)

ڈاکٹر صاحب کے مذکورہ بیان سے پوزیشن بالکل صاف ہو گئی ہے اور یہ واضح ہو گیا ہے کہ تبدیلی مذہب کے اس واقعہ سے مسلمانوں اور عربوں کی کسی تنظیم کا تعلق نہیں اور نہ یہ جبر رشوت یا لالچ کا کوئی دخل ہے حقیقت یہی ہے کہ اونچی ذات کے ہندوؤں کے غلط سلوک سے متاثر ہو کر ہریجنوں نے یہ قدم اٹھایا ہے اور اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہندو سماج ذات پات کے اس نظام کو ختم کرنے کی طرف توجہ دے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ جس کی نشاندہی ڈاکٹر سوامی صاحب نے بھی کی ہے کہ ہندو سماج میں اصلاح کے اصل مسئلہ اور ذات پات کی برائیوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت سے توجہ ہٹانے کے لئے یہ سب شور مچایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ حق پر پردہ ڈالنے والوں کی آنکھیں کھول دے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام!

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ شہر یا محلہ میں مہینے کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے کر نماز فجر کے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبر سے پڑھی جائے۔

۴۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ کا ورد اسی طرح استغفار یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ) کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

(۱) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم نیر نورالدین صاحب نیر کلکتہ سے اپنی پریشانیوں کے ازالہ خدمت دین و خدمت خلق کی توفیق پانے کے لئے اور کاروبار میں ترقی اور برکت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

(۲) میری بیٹی عاشق بانو صاحبہ اور ان کے بچے اکثر بیمار رہتے ہیں ان کی صحت و تندرستی کے لئے نیز ان کے خاوند و بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے احباب جماعت سے دعاؤں کا خواستگار ہوں مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

خاکسار: احمد نور خان سیکرٹری تحریک جدید کیرنگ (اڑیسہ)

مجالس اطفال الاحمدیہ اڑیسہ کا پانچواں سالانہ اجتماع!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی شرافت احمد خانصاحب مبلغ سلسلہ سورو

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی گزشتہ سالوں کی طرح مجالس اطفال الاحمدیہ اڑیسہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۷ سے ۲۱ جون ۱۹۸۱ء تک سورو میں منعقد ہوا اجتماع کی منظوری اس سے قبل محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل کر لی گئی تھی اور اجتماع سے کافی پہلے اڑیسہ کی تمام مجالس کو اس سے مطلع کر دیا گیا تھا نیز اجتماع میں شرکت کی غرض سے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھیجنے کے لئے بھی لکھا گیا تھا۔ پہلے کی طرح اجتماع کا پروگرام یہی رہا کہ اجتماع کے پہلے چار دنوں میں اطفال کی مختلف کلاسیں لگا کر تعلیم دی گئی اور آخری روز مقابلہ کے بعد نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح اجتماع میں آئے ہوئے تمام اطفال کی رہائش۔ خورد و نوش۔ تعلیم و تربیت اور تقسیم انعامات کی تمام تر ذمہ داری جماعت احمدیہ سورو کے افراد کے ذمہ تھی۔

اجتماع میں شرکت کی غرض سے ہماری درخواست پر نظارت دعوۃ و تبلیغ نے محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ کو یہاں بھجوا دیا اور اجتماع کی کارروائی میں تعاون کے لئے مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑی کو بھی بلا لیا گیا۔

چنانچہ اس مرتبہ اجتماع میں مجلس اطفال الاحمدیہ سورو کے چالیس اطفال۔ سونگھڑہ سے ایک۔ باری پدا سے دو اور بھدرک سے آٹھ اطفال شریک ہوئے معزز مہمانان کرام ان کے علاوہ تھے۔

اطفال کی قابلیت اور عمر کو ملحوظ رکھتے ہوئے انہیں تین گروپس ستارۂ اطفال۔ ہلال اطفال۔ اور قمر اطفال میں تقسیم کر دیا گیا اور مرکزی تعلیمی نصاب سکیم کے مطابق اطفال کو تعلیم دینے کے لئے روزانہ فجر کی نماز کے بعد درس ہوتا رہا۔ جو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب مبلغ کلکتہ خاکسار شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ اور مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی باری باری دیتے رہے اس کے بعد کچھ ورزش ہوتی رہی اور بعد میں ناشتہ دیا جاتا رہا۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد باقاعدہ کلاس شروع ہو جاتی رہی اور پھر دوپہر کو کھانے کے لئے وقفہ ہوتا رہا نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دوبارہ کلاس شروع ہو جاتی رہی اور پھر کچھ وقفہ ورزشی مقابلوں کے لئے ہوتا رہا نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد تقریری مقابلہ جات ہوتے رہے اور اطفال کو نظم اور قرأت قرآن اور اذان کی ترکیب بتائی جاتی رہی رات کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۰ء کی ٹیپ شدہ تقاریر سنائی جاتی رہیں۔

چنانچہ تعلیمی و تدریسی فرائض مکرم شیخ مختار حسین صاحب مکرم لطف الرحمن مکرم سید رشید احمد صاحب اور خاکسار شرافت احمد خان مبلغ نے سرانجام دیئے۔ تمام اطفال کے درج ذیل مقابلہ جات ہوئے۔

تحریری امتحان اور تقریری مقابلہ و حفظ قرآن برائے قمر اطفال و ہلال اطفال۔ زبانی سوال و جواب برائے ہر سہ گروپ اذان برائے ستارۂ اطفال مقابلہ قرأت قرآن برائے قمر اطفال۔ ہلال اطفال۔ مقابلہ نظم خوانی۔ مقابلہ تنظیم عمل لمبی چھلانگ دوڑ برائے ہر سہ گروپس ان مقابلہ جات میں اوّل دوم۔ سوم آنے والوں کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

پیغام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

بر موقع سالانہ اجتماع مجالس اطفال الاحمدیہ اڑیسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

پیارے بچو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ تم ۱۷ رجون سے ۲۱ رجون ۱۹۸۱ء تک سورو میں اڑیسہ کے سارے اطفال کا اجتماع کر رہے ہو۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس اجتماع کو بہت برکت دے آمین! مجھے اُمید ہے کہ تم اس اجتماع میں شامل ہو کر اچھی اچھی باتیں سیکھو گے اور ان پر پوری طرح عمل کرو گے

میں پچھلے سال سے احمدی بچوں کو کہہ رہا ہوں کہ وہ بہت دل لگا کر پڑھیں اور اپنی کلاس میں اور سکول میں اوّل آنے کیلئے محنت کریں اور اپنے امتحان کے نتیجہ سے مجھے خط لکھ کر اطلاع دیا کریں بہت سے بچے میری اس بات پر عمل کر رہے ہیں۔ اور مجھے خط لکھ کر اپنی پڑھائی کے متعلق بتاتے رہتے ہیں لیکن ابھی کچھ بچے ایسے ہیں جن تک میری یہ آواز نہیں پہنچی۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ تم اس اجتماع میں شریک ہو رہے ہو میری بات پر عمل کرو گے اور مجھے خط لکھ کر اطلاع کرتے رہو گے کہ تمہاری پڑھائی کیسی ہو رہی ہے اور امتحان میں تمہارا نتیجہ کیسا رہا ہے۔

ایک بات تم ہمیشہ یاد رکھنا اور وہ یہ کہ تم معمولی بچے نہیں ہو تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچے ہو اور تمہارا یہ فرض ہے کہ تم جو کام بھی کرو۔ اتنی محنت سے کرو کہ باقی سب کو پیچھے چھوڑ جاؤ اور ہر میدان میں سب سے آگے نکل کر مجھے اور اپنے ماں باپ کو خوشی پہنچاؤ۔

مَیں تمہیں بہت پیار کرتا ہوں اور ہمیشہ تمہارے لئے دعائیں کرتا رہتا ہوں تم بھی اپنے لئے اپنے ماں باپ کے لئے جماعت کے لئے اور میرے لئے بہت دعائیں کیا کرو خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہارا حافظ و ناصر ہو آمین

والسلام

(دستخط) مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

اجلاس

اجتماع کے آخری روز مورخہ ۲۱ رجون کو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا تلاوت کلام پاک عزیز نعیم احمد نے کی اور عہد اطفال الاحمدیہ عزیز ایوب خان نے دہرایا نظم عزیز کریم الدین نے سنائی یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ اس اجتماع کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور محترم ناظر صاحب امور عامہ نے پیغامات ارسال فرمائے چنانچہ مکرم وعظ الدین صاحب نے مذکورہ پیغام پڑھ کر سنائے (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اسی صفحہ پر دوسری جگہ درج ہے) بعد ازاں خاکسار شرافت احمد خان اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں جن میں اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مختلف مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم اور سوم آنے والوں کو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے انعامات تقسیم کئے مکرم شیخ حنیف اللہ صاحب قائد مجلس نے تمام حاضرین و معاونین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ ہمارا یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین

درخواست دعا

(۱) میرے نانا جان مکرم قاضی شریف احمد صاحب مقیم ملتان (پاکستان) اپنی صحت کے لئے۔ ماموں جمیل احمد صاحب مقیم ملتان کمر کی تکلیف دور ہونے کے لئے اسی طرح میری نانی جان مقیم ملتان کے ایک بازو میں کافی عرصہ سے تکلیف رہی اب بازو میں کینسر ہو گیا ہے شفایابی کے لئے نیز میرے بہنوئی ابرار احمد صاحب و ماموں نعیم احمد صاحب مقیم جرمنی کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اور شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار:

بشیر الدین کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

قادیان میں عید الفطر کی تقریب : بقیہ صفحہ (۲)

کو ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپؓ کے سامنے باریک پسی ہوئی گندم کی روٹی لائی گئی اسے دیکھ کر آپؓ پر رقت طاری ہو گئی اور آپؓ نے فرمایا کبھی وہ زمانہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں دو پتھروں کے درمیان جَو کے دانوں کو کوٹ لیا جاتا تھا اور اسی موٹے دلے ہوئے آٹے سے روٹی تیار کی جاتی تھی مگر انہیں قربانیوں کے نتیجہ میں آج اللہ تعالیٰ نے اتنا فضل فرمایا ہے۔ آخر میں آپ نے رمضان المبارک سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھانے والوں اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے والوں کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور احمدیت کے ذریعہ اسلام کے غلبہ کے جلد سامان ہوں آمین۔

خطبۂ ثانیہ کے بعد آپ نے محترمہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی کامل و عاجل شفایابی اور بہت ہی برکتوں والے اس وجود کی عمر میں غیر معمولی برکت کے لئے دعا کی تحریک فرمائی نیز سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے آمدہ افراد جماعت احمدیہ کے نام تہنیت عید پر مشتمل برقی پیغام پڑھ کر سنایا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور ہر طرح خیر و برکت شامل حال ہونے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ (یہ پیغام صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں) آخر میں آپ نے اجتماعی دعا فرمائی اور احباب باہم ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دیتے ہوئے گھروں کو لوٹے۔

اس مرتبہ پاکستان سے تشریف لائے ہوئے معزز مہمانان کرام کے علاوہ مضافات قادیان میں رہنے اور کام کرنے والے چار صد کے قریب مسلمان دوست نماز عید ادا کرنے کی غرض سے قادیان تشریف لائے تھے جملہ مہمانان کرام کی بعد نماز عید لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں محترم چوہدری عبد القدیر صاحب انچارج لنگر خانہ کی زیر نگرانی تواضع کی گئی اس سلسلہ میں مکرم احمد حسین صاحب مکرم بشیر احمد صاحب کالا افغاناں مکرم محمد انعام صاحب ذاکر۔ مکرم سلطان احمد صاحب۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب عارف۔ مکرم منیف احمد صاحب۔ مکرم لطیف احمد صاحب۔ مکرم محمود احمد صاحب۔ مکرم محمد اعظم صاحب مکرم سرفراز ہاشمی صاحب مکرم مظفر اقبال صاحب چیمہ نے تعاون دیا جزاهم اللہ تعالیٰ۔

ماہ رمضان المبارک کے دوران نماز فجر کے بعد درس الحدیث کا سلسلہ جاری رہا چنانچہ مسجد مبارک میں پہلے دس روز مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے اس کے بعد دس روز مکرم مولوی شیر احمد صاحب خادم نے اور رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے درس الحدیث دیا اور مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی اور مکرم مولوی شیر احمد صاحب خادم نے حدیث شریف کا درس دیا۔ اسی طرح بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مکرم حافظ مظہر احمد طاہر، مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب اور مکرم حافظ مظہر احمد صاحب مرزا نماز تراویح پڑھاتے رہے جبکہ تہجد کے وقت مسجد مبارک میں مکرم حافظ اسلام الدین صاحب نماز تراویح پڑھاتے رہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا

○ — مکرم منظور احمد صاحب نیوکیپلی (اڑیسہ) سے اپنی کامل صحت کے لئے نیز ان کی والدہ صاحبہ کی ریڑھ کی ہڈی میں فریکچر آگیا ہے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(ایڈیٹر بدر)

○ — خاکسار کے آٹھویں سمسٹر کا امتحان عنقریب شروع ہونے والا ہے نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: فیروز الدین خان سنبل پور

○ — خاکسار بہت عرصے سے جگر کی بیماری میں مبتلا ہے کافی علاج کرنے کے بعد بھی افاقہ نہیں احباب جماعت سے شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: فاطمہ بیگم اہلیہ خواجہ محمد یوسف وانی اونگام (کشمیر)

○ — میرے خسر جناب منصور احمد صاحب کی پیر کی ہڈی ایک حادثے میں ٹوٹ جانے کے سبب بڑی تکلیف میں ہیں چلنا پھرنا دشوار ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میرے خسر کو کامل شفایابی بخشے آمین۔

خاکسار: شیخ غلام مسیح بھدرک (اڑیسہ)

افسوس! مکرم مستری ہدایت اللہ صاحب درویش وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

قادیان یکم اگست ۱۹۸۱ء افسوس! مکرم مستری ہدایت اللہ صاحب درویش مورخہ ۳۱ جولائی و یکم اگست کی درمیانی شب پونے بارہ بجے کے قریب وفات پاگئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کو مورخہ ۲۰/۷/۸۱ کو دل کا دورہ پڑا اور فوری طبی امداد سے طبیعت سنبھل گئی مگر دوسرے ہی روز دوبارہ وقفے سے دو دورے پڑے جو جان لیوا ثابت ہوئے۔ اچانک طبیعت زیادہ خراب ہو جانے کے باعث مرحوم کو مقامی ماہر ڈاکٹروں کے پاس لے جایا گیا مگر تقدیر الٰہی غالب آئی اور مرحوم کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی۔

مکرم مستری صاحب مرحوم ابتدائی مخلص درویشان میں سے تھے جنہوں نے ۳۴ سالہ زمانہ درویشی نہایت صبر و استقلال اور سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے گزارا اور مرحوم کو مرکز سلسلہ کی حفاظت کی گرانقدر سعادت نصیب ہوئی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند نیک، مخلص اور محنتی تھے۔ مرحوم کی شادی استانی ربیعہ خانم صاحبہ آف گجرات (پاکستان) سے ہوئی جن کے بطن سے ایک لڑکی تولد ہوئی تھی جو چھوٹی عمر میں فوت ہو گئی۔ پہلی بیوی کی وفات کے بعد آپ نے دوسری شادی خانپور ملکی (بہار) میں کی دوسری بیوی کے ساتھ دو بچے بھی تھے آپ نے ان بچوں کی تربیت اور پرورش بڑے پیار اور احسن طور پر کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔

چنانچہ تجہیز و تکفین کے بعد آج صبح ۹½ بجے دفتر بہشتی مقبرہ کے سامنے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم چونکہ موصی تھے لہذا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں قطعہ درویشاں میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہو جانے پر محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا فرمائی۔

ادارہ بدر اس موقعہ پر مرحوم کے پسماندگان سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے آمین۔

اخبار قادیان

☆ — محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان جو قریباً ایک ماہ قبل اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کی غرض سے پاسپورٹ پر پاکستان تشریف لے گئے تھے مورخہ ۳/۸/۸۱ کو واپس قادیان تشریف لے آئے محترم عامل صاحب کے ساتھ ان کی دو بہنیں جن میں سے ایک بہن کے ساتھ ایک بچہ اور دوسری کے ساتھ دو بچے ہیں زیارت مقامات مقدسہ اور اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کی غرض سے قادیان تشریف لائی ہیں۔

☆ — مورخہ ۲/۸/۸۱ کو محترمہ شفیقہ کیدار بشیر احمد صاحب درویش کی بیٹی اور داماد مکرم ملک ناصر احمد صاحب ابوظہبی سے اپنے بچوں کے ہمراہ اپنے والدین سے ملاقات اور زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

☆ — عید سعید کے موقع پر قادیان کے مضافات سے آنے والے مسلم دوستوں کو مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی طرف سے تبلیغ کی گئی اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

☆ — مقامی طور پر مکرم بہادر خان صاحب درویش اور مکرم عبد اللطیف صاحب سندھی کی والدہ صاحبہ کافی دیر سے بیمار چلی آرہی ہیں کامل صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال

برائے صوبہ مہاراشٹر، کرناٹک، کیرالہ اور تامل ناڈو

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ مہاراشٹر، کرناٹک، کیرالہ اور تامل ناڈو کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۵/۸/۸۱ سے مکرم انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات، وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت، مبلغین سلسلہ و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کماحقہ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۵/۸/۸۱	ٹیلی چیری	۱۴/۱۰/۸۱	۱	۱۵
بمبئی	۱۷/۸/۸۱	۵	۲۲	کالیکٹ	۱۵	۳	۱۸
عثمان آباد	۲۳	۲	۲۵	کوڈیا تھور	۱۸	۱	۱۹
گلبرگہ	۲۵	۲	۲۷	پیتھہ پیریم	۱۹	۱	۲۰
یادگیر	۲۷	۶	۳/۹/۸۱	کرولائی	۲۰	۳	۲۳
تیماپور	۳/۹/۸۱	۲	۵	کالکولم	۲۳	۲	۲۵
دیودرگ	۵	۲	۷	وانیملم	۲۵	۱	۲۶
ہیبلی	۷	۱	۸	منارگھاٹ	۲۶	۱	۲۷
لونڈا	۸	۱	۹	موزیاکتی - الانور	۲۷	۲	۲۹
بلگام	۹	۱	۱۰	پلی پورم	۲۹	۱	۳۰
سادنتہ واڑی	۱۰	۱	۱۱	چیملاکرا	۳۰	۲	۱/۱۱/۸۱
ہبلی	۱۱	۱	۱۲	اُترا پورم	۱/۱۱/۸۱	۲	۳/۱۱/۸۱
سورب	۱۲	۱	۱۳	ارناکولم	۳	۱	۴
ساگر	۱۳	۱	۱۴	آلپتی	۴	۲	۶
شموگہ	۱۴	۴	۱۸	کروناگاپلی - آدی ناڈ	۶	۳	۹
بنگلور	۱۹	۴	۲۳	کوئیلون	۹	۱	۱۰
مرکرہ - کوئیناڈ	۲۳	۳	۲۶	میلاپالیم	۱۱	۲	۱۳
ویناگور	۲۶	۲	۲۸	کوٹار	۱۳	۱	۱۴
مرکرہ	۲۸	۱	۲۹	ستنکرن	۱۴	۱	۱۵
مرکرال - تیجیور - آلال	۲۹	۳	۲/۱۰/۸۱	ستان کولم	۱۵	۱	۱۶
پینگاڈی	۲/۱۰/۸۱	۴	۶	میلاپالیم	۱۶	۱	۱۷
کیننانور	۶	۴	۱۰	مدراس	۱۸	۴	۲۲
کنڈلائی	۱۰	۱	۱۱	انارسی	۲۵	۲	۲۷
کوڈالی	۱۱	۳	۱۴	قادیان	۲۹/۱۱/۸۱	-	-

بقیہ اخبار احمدیہ صفحہ اوّل

عید سعید کے روز مستورات سے مصافحہ اور معانقہ کرنے کے لئے زیادہ دیر کھڑے رہنے کے نتیجہ میں رات کو تکلیف بڑھ گئی۔ اسی طرح صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی انتڑیوں میں تکلیف ہے جس کے باعث غذا جزو بدن نہیں بن رہی۔ اور وزن کم ہوتا جا رہا ہے۔ احباب کرام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس افراد کی کامل و عاجل شفایابی اور خدمت دین والی عمر دراز عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

— مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"
(ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود) :-
ریڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سپلائی اور سروس۔
فروٹ کمیشن ایجنٹ
غلام محمد اینڈ سنز۔ بارہ پورہ، کشمیر ۱۹۲۴۲

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES. 52325/ 52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیسید ہوئی اور رنگ چنیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ سکھنیا بازار۔ کانپور (یو پی)

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ پائیدار اور معیاری
سیٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ
ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360.
آٹو ونگس

درخواست دعا

خاکسار اپنے تمام افراد خانہ کی مشکلات سے نجات، دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے احباب جماعت سے دعاؤں کی درخواست کرتا ہے۔ — خاکسار: قریب سلطانہ اہلیہ مکرم مرزا علی احمد خان صاحب بوکارو۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار بدر کا خریدار بنے

ضروری اعلان بابت

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و اجازت سے تمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی ضروری آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقدہ مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بمقام قادیان دارالامان کے موقعہ پر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ لہٰذا تمام مجالس خدام الاحمدیہ کوشش کریں کہ اس اجتماع میں ان کی ضرور نمائندگی ہو۔ انتخاب کے قواعد ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں:۔

عام عہدیداران کے انتخاب کے لئے قواعد

(الف) وہ پنج وقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔ (ب) جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کا بقایادار نہ ہو۔ (ج) راستباز، دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ (د) وہ حتی المقدور اسلامی شعار کی پابندی کرنے والا ہو۔ مثلاً داڑھی رکھے۔ استثنائی صورت میں صدر مجلس سے اجازت لینا ضروری ہوگا۔

صدر مجلس کے انتخاب کے لئے قواعد بالا کے علاوہ مزید قواعد

(۱) — (الف) صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ مرکز میں رہائش رکھتا ہو۔

(ب) صدر مجلس کے انتخاب کے لئے صرف ایسے خدام کا نام پیش کیا جا سکے گا جن کی مجلس میں رکنیت کی میعاد قواعد کی رو سے صدارت کی میعاد سے قبل ختم نہ ہو۔ (واضح رہے کہ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے)

(۲) صدر کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس ہی میں نام پیش کئے جائیں گے اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی۔ اس طرح ہر نمائندہ کو تین ووٹ دینے کا حق ہوگا۔

(نوٹ):— یہ توقع کی جاتی ہے کہ جملہ عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ نماز تہجد ادا کرنے کی کوشش کریں گے!!

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت ان قواعد کو اپنی اپنی مجلس میں پڑھ کر سنائیں اور ان کے مطابق اپنے نمائندہ کو تلقین کر دیں کہ کس خادم کو ووٹ ڈالنا ہے۔ امید ہے تمام مجالس پوری کوشش کریں گی کہ اس اجتماع میں اپنے نمائندے ضرور بھجوائیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا ہر لحظہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

اظہار تشکر اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیز محمد ظفر اللہ صاحب کو آئی کام کے سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ، مبلغ پانچ روپے درویش فنڈ اور مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں جمع کرواتے ہوئے احباب جماعت سے اس کے روشن مستقبل کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: محمد حبیب اللہ گوسلہ

درخواست دعا

(۱) مکرم محمود احمد صاحب ہندرگ صدر جماعت احمدیہ تیاپور کے بزنس میں غیر معمولی ترقی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

(۲) میرے چھوٹے لڑکے مسعود احمد صاحب کی ملازمت میں ترقی اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کی بیماری سے شفایابی اور دینی و دنیوی ترقی کے لئے احباب جماعت سے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ مبلغ -/۲۵ روپیہ مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: محمد قدرت اللہ زعیم انصار اللہ چنڈہ پور کاماریڈی۔

ہفتہ قرآن مجید

مورخہ ۵ ستمبر تا ۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا کہ ہفتہ قرآن مجید ۴ تا ۱۰ جولائی منایا جائے۔ لیکن جولائی میں رمضان المبارک کی وجہ سے اس سال ہفتہ قرآن مجید منانے کا پروگرام ۵ تا ۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں تجویز کیا گیا ہے۔ تمام جماعتیں ان تاریخوں میں ہفتہ قرآن منانے کا اہتمام کریں۔ اور مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کریں۔ قرآن مجید کی عظمت و شان۔ قرآن مجید کے فضائل۔ قرآن مجید کامل اور جامع شریعت ہے۔ قرآن مجید ضابطہ حیات ہے۔ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ (التحدی فی القرآن)۔ قرآن مجید کی تعلیمات۔ اخروی زندگی از روئے قرآن مجید۔ تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریاں۔ قرآن مجید کی روحانی تاثیرات۔ تفہیم قرآن کے اصول۔ قرآن کریم سرچشمہ علوم ہے۔ قرآن مجید کا بیان فرمودہ معیار نجات۔ قرآن مجید کا پیش کردہ پرامن پاکیزہ معاشرہ۔ قرآن کریم کی پرحکمت تعلیمات کا خلاصہ وغیرہ وغیرہ۔ موضوعات پر روشنی ڈالی جائے۔ جماعت احمدیہ خدمت قرآن کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران و مبلغین، معلمین و احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ ہفتہ قرآن پوری شان و اہتمام سے منائیں۔ اور ہر فرد جماعت کو قرآن مجید کی پاک تعلیمات کو دستور العمل بنانے اور زندگی اللہ تعالیٰ کے منشاء اور قرآن مجید کے فرمودات کے مطابق بسر کرنے کی تلقین کریں۔ اللہ ہمیں شاندار طریق پر ہفتہ قرآن منانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا تیسرا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۲۹-۳۰ اگست بمقام رشی نگر

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹-۳۰ اگست ۱۹۸۱ء کو رشی نگر میں منعقد ہوگا۔ لہٰذا تمام مجالس زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی سعی کریں۔

بیرون ریاست سے بھی خدام الاحمدیہ کے ممبران کو دعوت شرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو کامیاب کرے۔ آمین۔

خاکسار: غلام نبی نیاز خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ سری نگر

دینی امتحان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی یاددہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دینی امتحان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۸۱ء کو لیا جائے گا۔ جملہ قائدین اپنی اپنی مجلس میں جائزہ لے کر ہر سہ نصاب (مبتدی۔ متقدم اور مقتصد) سے متعلق پرچہ جات منگوا لیں۔ امید ہے تمام قائدین مجالس اس طرف پوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ولادت

مورخہ ۲۸/۷/۸۱ کو مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب نائب ناظر بیت المال آمد کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "ماریہ" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ننگلی درویش کی پوتی اور مکرم مولوی محمد حنیف صاحب بقاپوری کی نواسی ہے۔

احباب جماعت زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے نیک اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)